

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ + مُحَمَّدٌ وَصَلَّى عَلٰی رَسُوْلِ الْکَلِیْمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِ لَیْسَ مِنْ الْمَسْجِدِ

Digitized by Khilafat Library

۲۵

Reg. No. ۵۰۷

پور - خریدار نمبر ۲۸۱

عالم صاحب پرنسری اسٹنٹ

نزد ریونٹ - شاہ پور ضلع

mona

(dist)



۷۱۱۱

انبار برد - قا

نجد مت داکر

۱۰۰

Reg No. ۵۰

CCLXXXVIII

الشیخ کا عبث مرزا غلام احمد

درس قرآن شریف

سیح وقت ہدی ہم مجد پریس

یشک چار روپے

۹۰۸۰

۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہما السلام مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ اگست ۱۹۱۱ء

رہا بیوا گر قادیان آؤ گے تم ایڈیٹر و مدیر محمد رفیع غنی

نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

## دس شرط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک کی عیب نہ رہے گا و دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور باغی و فحش و فحور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کینا ہی جذبہ پیش آوے نہ سوم - یہ کہ بلا تاخیر بخوفت و تامل و موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حق الوسخ نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اسی حد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ و روزنامہ چارم - یہ کہ عالم خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ہر حال میں رنج و راحت عسر و قسر و تیسر و نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا

اور ہر حالت میں رہتی بقصد ہوگا اور ہر ایک ذلت اور رک کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور بیعت کے وقت ہونے پر اس سے شہرہ پھیرے بلکہ قدم آگے بڑھائے گا و ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو اپنی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال رسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا و ہفتم - یہ کہ کبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور علیہی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا و ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز رکھے گا و نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا اور جہانگیر میں چل سکتا ہے اپنی خدا و اطاعتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا و دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوة محض اللہ بہ اقرار طاعت و معروف باندہ کر اس پر نادر مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رستوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

## حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مصطفیٰ ماز الامام و پیشوا ہم بریں از دار دنیا بگذریم بادۂ عرفان و از جام اوست دامن پاکش بدست مادام جاں شد و با جاں بدر خواہد ہر نبوت را بر و شد و ختام زو شدہ سیراب سیراب کہ بہت آن نہ از خود از ہاں بجا بود ہر چیز و ثابت شود ایمان ات ہر چه گفت آن مرسل رب العباد منکر آن مستحق لعنت است منکر آن مورد لعن خداست آنچہ در قرآن بیان شد یقین ہر کس انکار سے کند از افتخار نزد کافر است خسران و تباہ

(بدر پرنس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پور پرنس و پرنس کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

# اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بखلفہ وکرمہ بخیر و عافیت  
 میں درس قرآن شریف باری ہے حضرت صاحبزادہ صاحب  
 بعد تمام اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت  
 میں حضرت میرزا غوث صاحب معلوم نہیں کہ کس جگہ ہیں کیونکہ  
 ایک دینی خدمت کی انجام دہی میں وہ ایسے جوش کے ساتھ  
 مصروف ہیں کہ کسی کوئی خط لکھنے کی بھی پرواہ نہیں کرتے تعجب  
 ہے کہ جہاں جاتے ہیں وہاں کے احباب بھی ان کے متعلق  
 کوئی خط نہیں بھیجتے شاید ان کا خیال ہوتا ہو گا کہ میر صاحب خود  
 لکھتے رہتے ہوں گے ایک ماہ سے ساگیا ہے کہ ضلع لاہور  
 میں آپ دورہ لگا رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یوم فیضی  
 تک یہاں تشریف آور ہوں۔ ایک وارد مہمان جناب فقیر  
 بدایونی کی خاطر ایک بزم مشاعرہ گذشتہ جمعرات کو منعقد  
 ہوئی جس کی تفصیلی کیفیت اگلے اخبار میں دیکھنا پڑے گی  
 انشاء اللہ جیسا کہ پہلے سے اطلاع کی جا چکی ہے جس  
 سالانہ ۲۸۹۳۴ و ۲۹۹ دسمبر کو ہوگا۔ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ  
 کے دن ہوں گے۔ ہفتہ گذشتہ میں بابا ایسہ الدین صاحب  
 چنوت سے۔ ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے  
 اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ گذشتہ اتوار  
 کو صدر انجمن احمدیہ کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ شیخ فدا احمد  
 صاحب احمدی کتارہ والے اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ ماہ  
 رمضان المبارک میں ان کی صاحبزادی فاطمہ بی بی کا نکاح شیخ محمد  
 دوکاندار قادیان کے ساتھ مبلغ دو سو سو روپے ہوا۔ حضرت  
 صاحبزادہ محمد احمد صاحب نکاح خوان تھے۔

الضحیٰ قریب ہے امید ہے کہ احباب کہاں قربانی  
 عید الضحیٰ کی حیرت اور چندہ عید فدا حسب معمول بھیجکر  
 ثواب دارین حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے۔

دعادو میان دلی سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر ثنات احمد  
 صاحب پھر عمل میں اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔  
 احباب توبہ سے دعا کر کے مشکور کریں۔

سید محمد حبیب شاہ صاحب بنارس پرمغنیین نے پورش  
 کی ہوئی ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ تہ صاحب کا حفظ  
 و ناصر ہو۔

درخواست جنازہ میان امام دین صاحب جو کے سے اپنی  
 ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب کے درمیان  
 دے جائزہ کہتے ہیں۔

# بڑی خبری سنئے

مختصر عد جس آب تاب ہے ہمیشہ جیتی  
 ہے۔ اب بھی چھپ کر طیار ہو گئی ہے  
 دربار کے متعلق بہت سی مفید باتیں درج کی گئی ہیں دربار کا  
 نقشہ بھی ہے۔ قیصر و ملکہ کی تصاویر۔ ان کے شجرہ نسب جتنائی  
 سلاطین کے حالات۔ عیسوی۔ ہجری۔ ہندی سنوں کے علاوہ  
 سنہ الہی بھی درج ہے ان تمام غریبوں کے علاوہ قیمت صرف  
 ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ نامی پریس شہر کانپور۔ قابل دید  
 اور قابل رکھنے کے یہ جہزی ہے۔

# دفع البلاء والطاعون والوباء

ایک مختصر رسالہ  
 احمدیہ حیدر آباد دکن  
 نے چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے  
 اور لوگوں کو بالخصوص حیدر آبادیوں کو اس کے پڑھنے اور عمل کی  
 توفیق عطا فرماوے۔

ایک صاحب جو مذہب کی طرف محکمہ ڈاک میں ملازم ہیں  
 اور مبلغ لکھ ماہوار شاہرہ پانے میں فوجان  
 احمدی ہیں اور نواح کے خواتین میں خط و کتابت معرفت و پیوند  
 ہو۔

کون صاحب ہیں؟ کوئی صاحب کار ڈکھتے ہیں۔ کہ میرا دی پی  
 فروزی میں ہو اور چون کہ شیخ محمد شفیع  
 مبلغ ما روپے سالانہ دینے میں اس واسطے میں مبلغ سے سالانہ  
 دو لکھ۔ اپنا نام نمبر پتہ اور مقام کچھ نہیں لکھا۔ قیصل کو لکھو۔

شیخ محمد افضل صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کی ہمشیرہ  
 کا نکاح شیخ سلامت علی صاحب رئیس جمال پور سے  
 ہوا۔ شیخ سلامت علی صاحب نے اس مبارک تقریب پر مبلغ میں  
 لاہور میں احمدیہ پیالہ کو عطا فرمائے ہم شیخ صاحب کو مبارکباد کہتے  
 ہوئے ان کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے  
 ہیں کہ شیخ صاحب موصوف کی شادی الہی برکت کا موجب ہو  
 خاکسار محمد تقی خان سکریٹری انجمن احمدیہ۔ پیالہ ۳۳

خاکسار ہاشمی پاس شدہ اور لیاقت دار  
 ضرورت ملازمت آدمی ہے اور علم عربی سے بھی کچھ  
 واقف ہے اور خاکسار کو نوکری کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے  
 اخبار و مجلہ کے دفتر میں خواندہ آدمی کی ضرورت ہو بیسے ڈاک  
 ذمہ روا نہ کرنے والا فشی کی جگہ خالی ہو تو پتہ ذیل سے خط  
 کتابت کرے یا کسی دیگر جگہ کوئی خواندہ آدمی مدکار ہو۔ تو  
 بذریعہ خط پتہ کرے۔

فشی نور محمد احمدی از موضع میانہ ڈاکنی زبکری ضلع جہلم  
 ایک عرصہ سے انجمن  
 اعلان منجانب انجمن ترقی اردو کا کام بند تھا اب

شروع کر دیا ہے اور ابد ہے کہ وقتاً فوقتاً انجمن کا کام جاری  
 رہے گا سوقت جو درجہ اکان اعانت کا مرتب ہو اس کے لحاظ  
 سے ۴۹ ارکان نے اعانت میں شرکت فرمائی ہے۔ ارکان  
 وہ ارکان ہیں جن صاحبوں نے براہ ہمدردی ان شرائط سے  
 اعانت فرمائی ہے کہ انجمن کی نگرانی میں جو کمین تیار ہوں گی  
 دبشطیکہ ان کی قیمت یک سال میں پانچ روپے سے زیادہ نہ ہو  
 وہ خرید فرمائیں گے یا اس کام میں مدد دیں گے اور کم از کم دس  
 ایسے خریدار ہم پہنچائیں گے۔ چونکہ اس کی منظوری کو عرصہ گذر  
 چکا ہے اور عجب نہیں ہے کہ اس مدت میں صاحبان موصوف کے  
 قیام اور عہدہ میں تفریق عظیم پیدا ہو گیا ہو اسلئے اس کی ضرورت  
 ہے کہ صاحبان موصوف اپنے اپنے اسمائے گرامی سے بقید  
 مقام سکون و عہدہ منظوری اعانت سے مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ  
 خط و کتابت اور روانگی کتب مستندہ میں آسانی ہو۔

۲۔ ان صاحبان سے بھی ایسے کہ جن صاحبوں نے حب قبا  
 انجمن ترجمہ باکن میں تبارکین اور کسی خاص وجہ یا انجمن کے کام بند  
 ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ ہو سکی یا ناکمل رہ گئی ہیں  
 ان کی تفریحی حالت سے بھی مطلع فرمادیں تاکہ اس کی اشاعت کے  
 لئے انجمن سے توبہ کی جاوے۔ قواعد انجمن حسب طلب ادا کو  
 جامیجے۔

محمد عزیز مرزا آری سکریٹری انجمن ترقی اردو آل انڈیا کھنڈ  
 آج کل سات سالے ددار آسمن پڑوا  
 اٹلی کے مہمان میں کہتے ہیں۔ دم نخوت کی نشانی ہو  
 اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ نخوت کس کے واسطے ہے۔ ظاہر ہے  
 کہ سب سے بڑی نخوت تو آج کل اٹلی والوں پر گر رہی ہے۔

۱۱۔ خزانے خالی ہو گئے (۲) کروڑوں روپیہ کی زیرباری ہوئی  
 ۱۲۔ ہزاروں جو انروقت ہونے (۴) ملک میں بد امن ہر طرف  
 پھیلی (۵) تجارت فلک میں مل گئی اور باجر خود کشی کر رہے  
 ہیں (۶) ایشیا تو ادھر رہا۔ خودیور کے تمام ممالک کے  
 اخبارات لعنت و نفرین بھیج رہے ہیں (۷) تھوڑی عزت  
 جو قائم تھی۔ وہ بڑول سپاہ نے غارت کر دی۔ سب میں بڑی  
 ہو گئی۔ آئندہ کے واسطے رعب گیا اور سب کے بڑھ کر یہ کہ یہ  
 سب دکھ جس نعمت کی طبع میں اٹھائے تھے۔ وہ یہی آئندہ  
 آیا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سانون سارے اپنی اپنی  
 نمونوں سمیت اٹلی کے مہمان ہیں۔

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کالج اسلام اور  
 خواجہ رضا علوم جدید پرمختون ایجوکیشنل کانفرنس کے  
 اجلاس میں آئندہ ۴۔ دسمبر کو ہونا ہے خواجہ صاحب کے عملہ  
 کانفرنس نے خاص طور پر مدعو کیا ہے۔

## کلام مسیح موعودؑ

(پرائی نوٹ بک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخوت ہے۔ مگر اچل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبر ایک دیوار کی طرح ان کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انھار کے ساتھ آویں گے +

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ امتی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گنہگار ہو جائے تو وہ سب کو گنہگار دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرت تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹو لو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

## کلام مہیہ

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں۔ بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

ذکر ہوا۔ کہ ایک جگہ بعض مخالفین نے احمدیوں کا پانی کنوئیں سے بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اس پانی کو کون بند کر سکتا ہے۔ ایک جگہ نہ پیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالیٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دعا کر کے احمدیوں کے گلے بند کرادیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ چاسکے +

خدا پر توکل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آسے

دن کے مشکلات کو رفع کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر آٹھ آنے کی کس چندہ لگا دیں +

فرمایا۔ میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک

فرمایا۔ مجھے وہ لذت اب تک نہیں بھولتی جبکہ بہت مدت کی بات ہے ایک دفعہ

دہلی گیا۔ میں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اُس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محلہ میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچہ سات آٹھ سال کی عمر کا بیٹھ دیکھا۔ مجھے اُس کے ساتھ اُنس محسوس ہوا۔ قلب قلب کو پہچانتا ہے۔ بیٹھنے اُسے اُس مکان کے متعلق پوچھا۔ اُس نے بتلایا پھر بیٹھنے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ قرآن پڑھے ہیں۔ حدیث پڑھے بیٹھنے کہا اچھا کوئی حدیث سناؤ۔ اُس نے نہایت تجیدگی اور فصاحت سے کہا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم مرآة المسلم۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتا دے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچے کے منہ سے اس حدیث کو سن کر مجھے وہ آگیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندہ کہ معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو معدوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ انسان

اسلامی تلوار کے کارنامے!

جس نے تمام دنیا کو عاجز حیران اور مبہوت کر کے کرڈھا بندگانِ خدا کو ظالم حکمرانوں کے پنجہ سے نجات دی اور اس طرح اپنے آپ کو رحمت الہی کا نشان اور اسلام کا ایک زبردست اور زندہ معجزہ ثابت کیا۔ سطا لہ کرنے کا شوق ہو۔ اور کس مسلمان کو نہ ہوگا۔ تو تاریخ اسلام کے ہر سالے سنگلاخ جن میں جنگ بدر سے بیکر جنگ یرموک تک واقعات درج ہیں۔ حجم ۲۸۸ صفحہ۔ قیمت ۷۰۰ روپے۔ ملنے کا پتہ

نشی غلام قادر فیض۔ ڈیڑ۔ تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ +

جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالیٰ سے ڈرے +

سورج گرہن سے سبق

فرمایا۔ سورج گرہن کو دیکھ کر یہ فائدہ اٹھانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو سورج بھی کہا ہے۔ اور

قرم بھی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیے۔ کہ ظاہر سے باطن کی طرف جائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ سورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رک گئی تو آپ گھبرا اٹھے کہ کہیں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اس طرح کم نہ ہو جائے۔ اور رک نہ جائے۔ گھبرا ہٹ کے وقت دعا اور تضرع اور خیرات و صدقہ سے کام لینا چاہیے۔ لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا تضرع و خیرات اور صدقہ سب سے کام لیا۔ اور دعا میں کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور آپ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوتِ خوف خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے ہے۔ جو بندوں کو دکھایا جاتا ہے اور بھجایا جاتا ہے کہ بڑی بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالیٰ تاریک کر سکتا ہے +

علم حدیث کے پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت موقع ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر پھیلا تھا اور یہ کہ اس سے انسان کی نفس بڑی تیز ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف اقوال سنتا ہے۔ کسی کو ترجیح دیتا ہے کسی کو ضعیف ٹھہراتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور آدمی اللہ تعالیٰ کو رضامند کر ہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا سید ہو گئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا سید ہو گئے ایسا ہی اور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو جائیں گی۔ اور خدا تعالیٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

## کہانے کے متعلق آداب

فرمایا۔ اسلام نے کہانے کے متعلق جو آداب سکھائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بات ہے کہ کہانے کے پچھنے کے انتظار میں میزبان کے گھر نہیں جانا چاہیئے وہاں بیٹھ کر کہانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں اس میں میزبان کے واسطے تکلیف ہے وہ کہانے کا انتظام کرے یا میزبان کی خاطر کے لئے اس کے پاس بیٹھ دوسری بات یہ ہے کہ کہانہ کہاکر باتیں کرنے کے لئے بیٹھ ہیمن دینا چاہیئے۔ قیدی بات یہ ہے کہ اپنے آگے سے کھانا کھائے۔ اور ہر اور ہاتھ نہیں مارنا چاہیئے۔ چوتھی بات ہے کہ جو کھانا پسند نہ ہو اس کی مذمت نہیں کرنی چاہیئے ہاں اسے چپ چاپ الگ ہٹے دین۔ افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے گھر میں اسی واسطے لڑائی لگائے رکھتے ہیں کہ کہانا ان کو پسند نہیں آیا۔ اور ڈنگ میں بچے اس پر لڑ پڑتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ جو کچھ میسر آنے لگے ہاتھ اعلیٰ درجہ کی چیز لیتی وہ بھی کھا لیتے اور بچے کی شے لیتی وہ بھی کھا لیتے کسی خاص شے کی پابندی نہ کرتے یہ سادگی اور بے تکلفی کی عادت آپ کی لباس کے معاملہ میں بھی تھی جیسا مل گیا ویسا ہی پہن لیا۔ کوئی تکلف نہ تھا۔ دعوتوں کے عجائبات میں سے ایک واقعہ ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کہ پانچ آدمی آویں۔ اور پانچوں آپ جون آپنے اس کی دعوت قبول فرمائی۔ اسکے مکان پر جاتے ہوئے رات میں ایک چھٹا آدمی ساتھ ہو لیا جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ بزرگوں کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب حضور علیہ السلام میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے اور میزبان کو کھاکہ یہ آدمی ناند آئی ہے اسکو ہم نے ساتھ نہیں لیا ہے تمہارا اختیار ہے کہ اسے اندر جائے یا اجازت دے دیا جائے کہ وہ کیسی سادگی اور سادگی ہے اچھل کوئی جہان سے پیچھے کہ کتنے آدمی ہونگے۔ تو ہنک بھی جاتی ہے۔ غرض دعوت کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ۔

فرمایا۔ بعض لوگوں کی عادت سورخ میں نہ جھانکو ہوتی ہے۔ کہ دوسروں کے

گھروں میں سورخ میں سے جھانکتے ہیں۔ یہ منع ہے اور ان کے دو نقصان ظاہر ہیں ایک گناہ اور دوسرا جربان کا مرض۔

فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ضروری مسئلہ اور آپ کی بی بیوں کے سورخ میں

انسان کو بے وقوف کر کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے اس سے گناہ گار ہو جانے کا اندیشہ ہے سورخ کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں بہت احتیاط کرے اور سوچ لے کہ ایسے معاملات میں بات کرنے کی شریعتی کہان تک اس اجازت دی ہے۔

فرمایا۔ کوئی کام کر دکھا ہر خدا سے کچھ مخفی نہیں چھپ کر۔ خداوند تعالیٰ سے کوئی مخفی نہیں ہے۔

فرمایا۔ شریعت نے اجازت نہیں دی ہر عورت کو گھر کہ ہر قسم کی عورت ہمارے گھروں میں اس میں نہ آنے دو واسطے چلی آیا کرے کہ وہ عورت ہے بلکہ صرف اپنے طرز کی عورتوں کے واسطے گھر میں آنے کی اجازت ہے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام قیضی زمی۔ جس میں انسان ہان کے پیٹ میں ٹپتی ہوئی یا اس کی گودی میں ٹپتی ہوئی بچپن کی باتیں بڑا ہو کر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ شہور ہے۔ کہ ایک عورت جس میں زبان میں ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تھی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تھی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات میں لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھٹی من کی گود میں تھی تو جس گھر میں وہ رہتی تھی۔ ان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کر کے گرجے میں جانے سے قبل بطور شوق کے اپنے گھر میں علیحدہ کھڑے ہو کر وہ سرمن دیا کرتا تھا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان میں پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہیں کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان میں سب سے اول افوان کی آواز پہنچانے کا حکم دیا ہے جس میں توحید نماز اور خجاء انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ قیامت میں کیا تغیرات ہوں اور اس وقت کا سا ہوا کام آجائے۔

مجت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے۔ کہ آپ کے ہم پر کس قدر احسان ہیں۔

ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو استعارہ کرنا سکھایا ہے۔ یہ کتنا بڑا کرم اور غریب نوازی ہے۔ ہر نصیحت کے وقت اللہ سکھایا ہے جس سے تمام مصیبتوں کے پہاڑ اڑ جاتے ہیں۔ ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھایا ہے۔

کتاب وادی ہے کسی کی طاقت نہیں کہ ایسی کتاب پیش کر سکے کتنے بڑے احسان ہیں مسلمانوں کو چاہیے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ کر کہیں۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلیٰ ہذا

انک حبیب محمد بنی فرمایا۔ یہ کیا فقرہ شہور ہو گیا ہے۔ کہ قبر کا معاملہ قبر کا عذاب برحق ہے۔ کیا قبر میں عذاب ہی عذاب ہے۔ اور راحت کچھ نہیں ہون کہنا چاہیئے۔ کہ قبر کا معاملہ برحق ہے۔ صرف عذاب کی تخصیص کرنا درست نہیں فرمایا۔ صبح کی دو سنتیں بہت فخر کی سنتیں خفیف کرو خفیف پڑھنی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے فجر کی سنتیں بہت لمبی پڑھتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں تو مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔ تو دو گون کو تہ پہناتھا کھٹاکہ الحمد شریف بھی پڑھی یا نہیں۔

## المفتی

۳۲۳۳ سے کے ایک شخص کا سوال پیش ہوا داماد کچھ لینا جائز ہے کہ بعض لوگ ناطہ کے وقت داماد سے کچھ روپیہ لیتے ہیں کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے۔

۳۲۳۴ ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت غم شدہ خاوند خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خاندان کے معلوم ہونے کی صورت میں اگر عورت کے واسطے گزارے کی صورت موجود ہو تو چار سال تک انتظار کرے ورنہ ایک سال کے بعد دوسری جگہ تخرج جائز ہے۔

۳۲۳۵ ایک شخص نے دریافت کیا کہ غم شدہ خاوند کی ہر غم شدہ خاوند کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ

۳۲۳۶ ایک شخص نے دریافت کیا کہ غم شدہ خاوند کی ہر غم شدہ خاوند کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ

۳۲۳۷ ایک شخص نے دریافت کیا کہ غم شدہ خاوند کی ہر غم شدہ خاوند کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ

۹۲۴

لیا کریں۔

نہ پایا۔ یہ خطرناک بات ہے کہ ہر مہینہ میں آٹا کریم کے لئے کیا دھار کریں گے کہ اسے خدا اس شخص سے تیری مامور کو نہیں مانا اس واسطے اس کو جنت نصیب کر۔

(بند)

## سازدین

(۶۱ - ذی قعدہ)

منشی قدرت اللہ صاحب ۲۴۵۱ میان میرا بخش صاحب ۲۹۱۱  
 بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱۱ منشی گلزار محمد صاحب ۳۱۱۱  
 ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب ۳۹۱۱ منشی منصف علی صاحب ۴۲۲۱  
 میان الہ بخش صاحب ۴۵۰۱ بابو عبدالرحمان صاحب ۵۲۴۱  
 شیخ خدابخش صاحب ۵۰۴۱ منشی ہزار خان صاحب ۵۰۵۱  
 سکرٹری انجمن احمدیہ برادران ۶۸۶۱ منشی کلن خان صاحب ۶۲۲۱  
 میان خیر الدین خان صاحب ۶۴۳۱ شیخ خواجہ علی

منشی عبدالرحمان صاحب ۸۵۱۱ بابو بکت علی صاحب ۹۰۱۱

چراغ الدین صاحب ۹۰۱۱ خواجہ جمال الدین صاحب ۱۱۲۱

منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹

میان عبدالعزیز صاحب ۱۳۲۱ چودہری محمد حیات خان صاحب ۱۹۹۱

منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۲ عبد الکریم خان صاحب ۲۳۰۲  
 محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰

۴ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

مولوی عزیز بخش صاحب ۴۵۱۱ چودہری محمد حسین صاحب ۴۷۲۱  
 بابو محمد اکبر صاحب ۶۱۴۱ شیخ عبدالواحد صاحب ۶۴۳۱

قاضی محبوب عالم صاحب ۸۲۳۱ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۱۱۱۵  
 بابو روشن دین صاحب ۱۲۹۲ منشی یوسف علی صاحب ۲۰۶۱

۸ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

منشی عبدالعزیز صاحب ۱۴۶۱ چودہری الزاداد خان صاحب ۲۰۵۱  
 مولوی کریم داد صاحب ۳۲۹۱ چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۶۱

ذوالفقار علی خان صاحب ۵۳۱۱ منشی عبدالعزیز صاحب ۱۳۰۶  
 بابو محمد اسماعیل صاحب ۱۵۶۱ منشی محمد حسین خان صاحب ۱۸۵۵

مرزا رسول بگ ۲۲۴۲ بابو قاسم علی صاحب ۳۳۴۸  
 ۹ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

چودہری محمد نواب خان صاحب ۴۴۱۱ سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲۱

منشی بی بخش صاحب ۹۱۳۱ بابو محمد حسین صاحب ۱۰۱۳  
 شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ غلام احمد صاحب ۱۶۲۳  
 بابو غلام محمد صاحب ۱۶۴۵ منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲

۱۰ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

نوازہ بابو جمال الدین صاحب ۵۱۱۱ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۵۳۳۱  
 بابو فیروز الدین صاحب ۶۲۱۱ منشی فضل الہی صاحب ۱۹۱۱

بابو غلام محمد صاحب ۳۰۲۱ مرزا رحیم علی صاحب ۳۸۸۱  
 منشی احمد دین صاحب ۶۴۴۱ مولوی جلال الدین صاحب ۶۴۳۱

منشی شاہ محمد صاحب ۸۱۳۱ چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳  
 منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ منشی غلام مصطفیٰ صاحب ۱۵۰۴

چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۲۴۸ منشی امیر الدین صاحب ۱۶۰۵  
 خان محمد خان صاحب ۲۱۹۸ بابو محمد اسماعیل صاحب ۲۲۲۳

شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۳ محمد شریف خان صاحب ۲۶۱۱  
 ۱۱ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

محمد جمال الدین صاحب شوپاں  
 ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۴۵۱

محمد صدیق صاحب سکوت دہرا  
 بابو سردار احمد صاحب ۲۰۵۱

عاقبہ زرا احمد صاحب ۶۲۱۱  
 سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۰۱

مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۳۰۱  
 چودہری نواب الدین صاحب ۲۶۰۵

میان وزیر محمد صاحب ۲۹۰۱  
 بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱۱

چودہری نواب علی صاحب ۲۵۶۵  
 ۱۳ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

سید ناصر شاہ صاحب ۳۰۵۱ سیدہ اسماعیل آدم صاحب ۶۱۱۱  
 محمد عبد الحمید صاحب ۱۲۰۱ میان صدر الدین صاحب ۳۴۰۱

چودہری غلام احمد خان صاحب ۴۰۶۱ منشی فضل حق صاحب ۴۲۰۱  
 چودہری اللہ داس صاحب ۵۰۵۱ چودہری محمد الدین صاحب ۶۳۰۵

سید محمد عبدالواحد صاحب ۷۰۶۱ بابو عبدالرحمان صاحب ۸۲۳۱  
 بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳۱ منشی محمد اشفاق صاحب ۹۰۵۱

سیدہ موسیٰ صاحب ۱۲۰۵ چودہری محمد شریف صاحب ۱۳۰۱  
 منشی احمد دین صاحب ۱۵۰۵ شیخ نظام الدین صاحب ۱۶۰۱

۱۴ - ذی قعدہ ۱۹۱۱

میان محمد صاحب ۲۱۰۱ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۳۳۳۱  
 ملک رام بخش محمد خان صاحب ۳۴۳۱ بابو محمد شفیع صاحب ۶۴۲۱

چودہری غلام حسین صاحب ۶۰۶۱ چودہری غلام محمد صاحب ۹۰۶۱

## تنباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تنباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے۔ بلکہ آج سے پانچ سو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تنباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تنباکو" ٹوپیگو سے نکلا ہے۔ ٹوپیگو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب نئی دنیا دریافت کی گئی تھی تو اس وقت کم بخت تنباکو کا بھی پرانی دنیا کو علم ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے عہد حکومت میں ایک مشہور و معروف جہازران سر رالے نامی اول اول تنباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہو کر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تنباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیاکر تھا مگر ایک دن اس کے ایک ملازم نے غلات معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آیا۔ قبل ازیں سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر اُتار دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہو گیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تنباکو پیونے لگے۔ جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت میں مبتلا ہوتے گئے۔ مگر شاہ جیس اول تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوتے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جا بجا تنباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کر دی۔ اور اس کی روک تھام میں سر توڑ کوشش عمل میں لائے۔ ادھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تنباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت سوز و گداز پیشواؤں نے بھی مفد و ربہر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت بادشاہ نامک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فریق بھی آپ کی تقلید پر کمر بستہ ہو کر مذہباً اسے ممنوع قرار دیتے تو شاید آج یہ اس قدر شائع و ذائع نہ ہوتا پس اکیلا چنا کس طرح پہاڑ پھوڑ کھاتا تھا۔ تنباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حد کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ اختراع کئے گئے۔ اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کر کے عوام

انسان نے اس کو تین درجوں - اول پینا - دوم کھانا - سوم سوکھنے پر تقسیم کیا۔ ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر غفلت نہ کر کے خشک اور راب ملا کر دھریوں پر اس کا استعمال شروع کیا +

برخلاف اسکے کسی روشنی سے متور خلیوں نے اس کو سگڑ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کر کے حقہ کے بھاری بھر کم بوجھ امد اسکی صفائی کی ذمہ داری کو جس سے اکھاڑ پھینکا پُرانی روشنی کے امیروں کی خاطر بھیکروں نے خیرہ - دوسرا چوسیر - لال شاہی - بناری - لکھنوی - مٹیا - کڑا - دور سا وغیرہ چونہ - ریسہ - سبکی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے۔ جو دس پوک سے لیکر چالیس روپے سیر تک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں۔ دوم تنبا کو کھانے کا رواج زیادہ تر طبقہ امراء میں ہے۔ جو سیپاری اور چونہ میں ملا کر یا پان میں رکھ کر دن بھر گالی کیا کرتے ہیں۔ اور ان نازک مزاج احباب کی خاطر جو جھڑوں کو دیر تک ہلانے طاقت نہیں رکھتے۔ لکھنوی اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں۔ جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے میرا نہیں۔ سوم۔ سواری قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تنبا کو سوکھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابل بیان ہے +

ناظرین آپ تنبا کو کی استفادہ شہرت و غلبہ دیکھ کر یہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کر کے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ پیشتر بھی لوگوں نے جسے المقدور اسکے اندام میں بہت کچھ سعی کی۔ جو کچھ عرصہ مؤثر رہی۔ مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اٹھ گئی +

سب سے پہلے حمیر اول تنبا کو کا جانی دشمن تھا۔ (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا۔ (۳) شاہ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہم عصر تھا اس کا مخالف تھا۔ (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برخلاف وعظ کئے۔ (۵) روس میں پیٹریک گریٹ (پٹر اعظم) تنبا کو پینے والوں کو پہلے سزائے تازیانہ۔ بعدہ ناک کی صفائی اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزائے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا۔ (۶) روماء - (دار الخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تنبا کو پینے والے گرجے میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ بلکہ اسے پاس بٹھانا بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جا سکتی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے انداد کے واسطے عمل میں لائی گئیں۔ مگر

لوگوں میں یہ عادت بد بھیر چال کے طور پر رتی رتی کئی عوام الناس کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل کرنے لگتے ہیں بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو۔ یہی جوئے کی کیفیت ہے۔ کیونکہ قمار بازی بھی صرف دیکھا دیکھی اختیار کر لیا جاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانوناً قمار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ وہاں حقہ سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے نتائج خوفناک ہیں مگر لوگ صرف ایک دوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ جذبات تو میں زیادہ جو کمبالاتی ہیں۔ اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تنبا کو عوارض کا گھر ہے۔ مگر پھر بھی پئے جاتے ہیں۔ اسکے نقصانات کو برائے افادہ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اول قوت شامہ کو جبراً ایک بدبودار غلیظ نہر مٹی ہوا کے سوکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ اس قوت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اس کا دھواں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ جس سے حواس میں فرق آ جاتا ہے۔ اور عقل کند ہو جاتی ہے۔ دماغ کی رگیں مردہ اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ آخر کار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر مسلط ہو کر بعض اوقات سخت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے۔ دماغ اور قوت شامہ کے بعد خلق۔ زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اور شاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے۔ زبان کا ذائقہ خست ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تنبا کو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ دانتوں پر بیل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ مسوڑوں کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کارآمد نازک پرزے ہیں۔ جن پر انسانی صحت و تندرستی کا دار و مدار ہے۔ تنبا کو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں چنانچہ اس کے حلقہ بگوش اکثر ضیق النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے نتیجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کا پاتھ تو اس قدر دراز و خوفناک ہے کہ وہ انسان کو غلامی کی کڑی زنجیر سے جکڑ لیتا ہے یوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ ہی شکر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتا ہے۔ مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ بیچارے تنبا کو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ بگوش غلام ہیں۔ جو نہ تو اس کے بغیر دفتر جاسکتے ہیں اور نہ ہی کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن داموں غلام ہیں کھانا کھانے بیٹھیں

یا رفع حاجت کو جائیں۔ اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ امراء کے گھروں میں تو قیس تیس روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپیہ ماہوار تک تنبا کو پر صرف کر دیے جاتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے تنبا کو کا خرچ ہی قومی درس گاہوں اور رفاہ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں۔ تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متنا و مہذب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں۔ حقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی دار دامن ہوتی ہیں یہ بالکل سچ ہے کہ تنبا کو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اور سربلک عمارات جگر قودہ خاک ہو گئیں۔

مضر رسم و رواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی بچکاروں کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیے کم از کم ملک کی آئندہ نسلوں اور ان فوجاؤں کو تو خصوصاً اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جن سے ہندوستان کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دست برد اور خوفناک جھپٹ میں آکر تباہی کے گڑھے میں منہ کے بل گرے کوہن ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے۔ چنانچہ صاحب ڈاکٹر کٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ اگر وہ داود ص نے حال ہی میں مدارس میں دکان کی سگڑ نوشی کے خلاف سرکھ نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے متعلق بھی غالباً ایسا ہی حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے۔

آخر میں تنبا کو کھانے۔ پینے اور سوکھنے والے اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جسے المقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرماویں اور ہمیشہ ان کو تنبیہ کرتے رہیں کہ وہ اس فنک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پادین۔ (دقت)

سید زید

۶ - نومبر ۱۹۱۱ء

سید عبدالرشید صاحب  
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب  
غلام محی الدین صاحب  
خان صاحب غلام جید خان  
خادم علی صاحب  
شیخ عبدالرحیم و محمد اسماعیل  
حاجی امیر الدین صاحب  
شیخ رحمت اللہ صاحب  
مولوی محمد طفیل احمد صاحب  
مرزا سلطان احمد صاحب

## ادیو ریل

## اٹلی کی منافقت

ٹریبونل کے جنگ میں  
یسوعی اٹلی نے عجیب منافقت  
سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے اعظم کی تبلیغ جھنڈے  
والے جاز میں لٹکائی ہے اور طرابلس پر قبضہ کر کے پوپ  
کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا طرابلس میں گاڑ دیا گیا۔  
دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ  
لے گئے اور انہیں طرابلس میں شائع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام  
کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔ عام مذہبی  
آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قائم  
کی جائیں گی۔ ہر مذہب اس امر کے قابل نہیں کہ طرابلس کا  
جنگ کوئی مذہبی جنگ یا جہاد کہلا سکتا ہے۔ مگر اس میں  
شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے  
انہوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی  
ہے تاکہ عیسائی دنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ  
پوپ جس کے پرنسپل نے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین  
ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یار غمگسار اور دعاگو  
نہا ہے۔

## علماء و دربار شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب  
تولباش صاحب  
باتقار نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں  
شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔  
قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک  
نتائج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت  
کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے  
مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی  
خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی  
رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔  
سو اصلاح کے اگر یہ معنی ہیں کہ وہ دنیا کے بڑے لوگوں  
میں شمار ہونے لگیں۔ تب تو مقصد حاصل ہو۔ اور اگر اصلاح  
کے یہ معنی ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بن جائیں تو یہ  
اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ  
گزینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے  
علماء اب کہاں ہیں جو یہ کہہ سکیں

سخن نزوم مراں از شہر یارے  
کہ ہستم بر درے امیدوارے

## کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان چٹا  
شاکی ہیں کہ بعض اخباروں  
والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے  
ہیں مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکال دیتے ہیں جنہیں حضرت  
مسح موعود یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو۔ یا سلسلہ احمدیہ  
کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اس پر ہمارے دوست نے ایک  
آرٹیکل لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شائع کر دیں۔ اور  
ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے  
دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دنیا دار جسے اپنی اخبار کی  
اشاعت مقصد اول ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا  
کرے۔ سنت اللہ کے مطابق پبلک ہنوز سلسلہ احمدیہ  
متنفر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔  
حضرت نوح نے حضور باری تعالیٰ میں شکوہ کیا تھا کہ  
لہر زدہم دعا کی کافرا۔ وہاں تو بلانے سے  
بھاگتے تھے۔ مگر اب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے  
برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب  
کے اشعار سناؤ۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو  
تو حالت وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام تو تو  
ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے  
ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پڑتا تاثیر ہے۔ اس واسطے  
اُسے نقل کر دیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ سڑتے  
ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک  
باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی  
ہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ  
تعالیٰ۔ میں تو ان اخبار نویسوں کا بھی مشکور ہوں۔ جو  
باوجود اس تغیر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر"  
تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاد ہو اور ان کی  
اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔  
اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہے  
وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے  
مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب  
کی طرح ایک پرجوش اور عینور احمدی۔ جنہوں نے ایک دفعہ  
ایک شہر کے محزنین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر  
کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں  
عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی نہیں سنایا کریں  
لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب  
نے کس مومنانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے  
انسان فائدہ اٹھائے اس کا ذکر نہ کرے

یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے  
اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ  
دیں۔ تو وہ شاکی ہوتا ہے۔

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب ان خواہش  
مندوں کی خاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں  
کرتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب  
کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب  
کی شکل خود خود ان کے سامنے آ جاتی۔ نئی روشنی کے  
لوگوں کو ہر نئی بات سے نفرت ہے تو ہمارے لائق  
ڈاکٹر ان کے لئے کسٹرائل کا نسخہ لکھ دیتے۔ مگر ڈاکٹر  
صاحب کی غیر طبیعت کو یہ کب برداشت تھی۔ ممکن ہے  
کہ ایک احمدی حالات وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر  
کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آوے لیکن ایسا  
اقرار نامہ لکھ دینا عاشقانِ یار سے ناممکن۔

من نہ آم کہ ترک او گویم  
جان من بہت یارمہ رویم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو  
اس معاملہ میں ان کے حال پر چھوڑنا چاہیے۔ اس بارے  
میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ چاہیں اخیر میں  
بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔

اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے۔

مذکورہ بالا دوست عمل مصطفیٰ  
تقریب میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں  
لیکن اس کے چھاپنے سے کیا کامل  
جیکہ عمل مصطفیٰ کسی خریدار کو ہزار

## عمل مصطفیٰ

## ہو رہا ہے

تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ کبھی جس نے عمل لہیار  
کیا تھا اس فکر میں ہے کہ اس عمل کو جب تک زیادہ سے  
نہ کرے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے نہ کسی اور  
کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبانہ عمل خوری  
کے فکر میں ایسی مستغرق ہے کہ اس عمل کی صفائی کا وقت  
ہی نہیں آتا۔ خدا اُسے توفیق بخشے کہ وہ جلد اس دینی خدمت  
کو پورا کر سکے۔

**سفر ریل میں عورتوں کو مشکلات** جب زمانہ ترقی کرتا ہے۔ شہزادوں کو روکنے کے لئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شریر اپنی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتداء سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے۔ ہمارے عیسائی مہربان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کھل دیا ہے۔ مگر عجیب وہ سرخشا ہوتا اور موزی یسوعی دنیا میں ہے اتنا اور کہیں کہانی نہیں دیتا۔ پورا نے ملنے میں سفر کیا شکل تھا۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا۔ خدا خدا کر کے ریل ہی ان صعوبتوں سے آدمی بچا تو اب ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بھاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں جن کی گاڑی مردوں کی علیحدہ تو اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دکھ کی صورت بن گئی۔ ڈاکوؤں جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتے ہیں۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں مدازہ گاڑی کے ساتھ پائڈان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ریل تیز ہوتی۔ جھٹ اندر گھس گئے۔ اب غریب کس بے بس عورتوں کا جمع ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے ڈاکو کھڑے ہیں کیا خوفناک نظارہ ہے۔ جان کا خوف و لاکر سب کا زور اثر دالیا۔ اور چلتی ریل سے آکر بھاگ گئے اور جنگل میں پھنان ہو گئے۔ ریل کی یہ گاڑی میں ایلا۔ م کا بخیر رہتا ہے۔ مگر عیسائی عورتوں کی بہت کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اور پر اٹھنا مشکل۔ سب سہمی ہوئی بیٹھی رہتی ہیں آئے دن اس قسم کی وارداتوں کی خبریں سنئی جاتی ہیں۔ اب تازہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں کئی عورتیں اسی طرح خزاؤں نے لوٹ لی ہیں۔ حکام ریل کو چاہیے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے۔

**لارڈ کرزن ایران** ۱۵ نومبر ۱۹۱۱ء کو پشین سو باٹمی کا جلدی صیانت لندن میں منعقد ہوا لارڈ ولیمنگٹن نے صدارت فرمائی۔ وزیر ایران۔ لارڈ کرزن مشیر امیر علی اور ایٹنگو پشین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لارڈ ولیمنگٹن نے شاہ ایران کا جام صحت تجویز کیا۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سو باٹمی کا مقصد انجمن اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ مشیر امیر علی نے مہافزون کا جام صحت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اور مسلمانان ہند خصوصیت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلئے برطانیہ اعظمیٰ امید ہے۔ کہ وہ ایران میں نئی جان ڈالنے کی کوششوں کو دوبالا کر دیں گے۔ لارڈ کرزن نے جواب دیتے

ہوتے ایران کی سابقہ عظمت کا بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عنصر موجود ہیں۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لاسکتے ہیں اس نے اس عمومی سرٹ کی طاقب کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے چونکہ اہل ایران نے نئے عہد کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے انکی وصالہ افزائی کریں۔ مگر سنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے۔ روسیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روسی دبران نے غالباً جائز احساس سے بڑھ کر کام لیا، لیکن دہل کی ڈیپو میسی کی طرح بھی دانشمندانہ نہیں ہے۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کرے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انجمن ایران کے برخلاف ہے۔ ہر انگلشین یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقاعدہ طریقہ سے ہو اور وہ ان کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو۔ دنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پورا حق رکھتے ہیں۔ ادا ان کے ساتھ عہد و پیمان قائم رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ جب انہیں اپنی بات کے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم اس کی حد کو بین مسلمانوں کی مفاد داری اور وقت ہمارے حکومت ہند کے زبردست تنوں میں سوہرا کیسلان کو چاہیے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلینڈ میں ان کے سچے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے اشیاء اور کوشش کرنے کو لئے ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہونی چاہیے

**کیا حیدر آباد کے** انجمن اخبارات میں یہ خبر گشت وزیر اعظم مسلمان ہیں کہ ہمارا یہ سر کن پشاد وزیر اعظم حیدر آباد کو

نے حضور نظام کے ساتھ تازہ عہد ادا کی اور یہ کہ آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں النقیۃ اشار فرماؤ ہیں اور اپنی ذہنی کی شادی حیدر آباد کو کن کے ایک لڑکے کو دی ہے۔ اس خبر پر اکثر مختلف خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا مہم ہے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہمارا یہ تہہ کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدر آباد سے ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اس خبر سے پہلے جبکہ غوثیہ بیگم صاحبہ سے انہوں نے نصح کیا تھا اس وقت یہ سمجھ لینا چاہیے تھا۔ کہ کسی مسلمان

عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اس وقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے نہ تھا کہ شاہنشاہ اکبر کا جواب ہے

خیر۔ ایسے خوش فہم حضرات کو اسی وقت یہ غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ وقت اور پریشانی نہ ہوتی۔ بلکہ بقول آبرو مہاراجہ بہادر اس کا اعلان کیونکر نہیں کرتے۔ آیا وہ مسلمان ہیں اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی ہو گا کہ جو ہندی پالیسی سارے ہندوستان میں پل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹی جاتی ہیں اس سے حیدر آباد کی سرزمین بھی خالی نہیں ہے سیکڑوں مسلمانان ہندو ملین ہم کو حیدر آباد سے باہر انگریزی راج بن دکھائی دیتی ہیں۔ سرکین السلطنت ہمارا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو موقوفہ کہتے ہیں۔ باقی امور جاننے والے جانتے ہیں۔ (دین)

## رسیدازد

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ء جو دہری دولت خان صاحب ۱۶۶۴ء بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ء

مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی فضل احمد صاحب بیڈا مشیر منشی کریم الہی صاحب ۲۸۳۰ء ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ء بابو غلام حسین صاحب ۲۸۵۵ء حافظ عبدالمجید صاحب ۲۸۵۵ء جو دہری حاکم علی صاحب ۹۸۰ء عبد الکریم صاحب ۱۱۳۲ء ملک مولابخش صاحب ۲۸۷۷ء میان خدا بخش صاحب ۵۹۰۰ء میان غلام حسام صاحب ۹۸۵۰ء امیر احمد صاحب ناچرکت اول بڈی

مورخہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء

صاحب خان بڑیا صاحب ۲۸۳۲ء شیخ محمد مین صاحب ۱۹۰۰ء خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۰۰ء بابو میر علی صاحب ۲۸۶۹ء منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۰۰ء

مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء

سید حیات علی شاہ صاحب ۱۹۰۰ء منشی محمد الہی صاحب ۲۸۱۳ء منشی قدرت اللہ صاحب ۱۱۰۰ء منشی دلی محمد صاحب ۶۶۰۰ء مولوی غلام مرتضیٰ صاحب ۱۳۵۰ء میان غلام امام صاحب ۱۳۵۵ء جو دہری عزت صاحب ۱۱۰۰ء ڈاکٹر محمد شمس صاحب ۲۸۱۲ء ایچ۔ ای۔ منصور صاحب ۲۸۳۳ء

# جنگ اہل کے متعلق

عربی - ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از روزانہ پیر اخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس جنگ کے یورپ بہر کی تجارت پر جو زلزلہ انا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصادی دنیا پوکھا گئی ہے۔ ترکی نے آجائے باب الموب تک ساحل کی روشنیان بھجادی ہیں۔ اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیان بھجادی ہیں جس سے تمام اٹلی جانے والی تجارتی کشتیاں گہرا ٹوپ اندھیروں میں گھٹ کر بن کھائی پھرتی ہیں چنانچہ ہر گوشہ سے اس کی شکایتیں آرہی ہیں یہ بھی واضح رہے کہ ترکی نے تمام جہازات اور غلہ جات کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دی ہے اور اس پر چند صان ایام میں بڑی شہرت سے عمل کیا جا رہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اوہر روس چلا رہا ہے اور اوہر کوئی اور سلطنت سرپٹ رہی ہے۔ علاوہ ازیں کمپنیوں کے حصص کی قیمت گرتی جا رہی ہے۔ اور یورپ کے مالی حلقوں میں ماتم برپا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان مصائب میں سے ترکی کو بھی حصہ ملیگا۔ مگر اس کو کم۔ اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین سرمایہ دار جنوں نے بلاد مشرق میں کمر و زدن اربوں پونڈ کی بازیان لگا رکھی ہیں۔ ان کے دل اضطراب و تردد سے بیون اچھل رہے ہیں۔ اور وہ اس جنگ کے محو کو شمار ہے میں۔ بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیمہ کمپنیوں نے بیم کی رقم بہت بڑا دی ہے اسی طرح جہازات کے کرایوں میں سنگین اضافہ ہو گیا ہے تاجروں نے اموال کی قیمت دینی گئی کر دی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنتوں نے بیج بچاؤ کرتے سے انکار کیا ہے انشاء اللہ زیادہ نقصان انہیں کو اٹھانا ہوگا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست ناست لینی ہونگی اور خدا انھیں بلقان میں فساد ہو گیا۔ تو تمام دول کو حد رعات معلوم ہو جاوے گی۔

## یورپین اخبارات کا اعتراف - ترکان شہادت

نے بنی غازی کے معرکہ میں جو دل کھول کر دادرمانگی دی ہے اس پر یورپین اخبارات ہی اجنت و مرہب کے نعرے لگاتے ہیں خبر طمان لکھتا ہے کہ بنی غازی کے معرکہ میں اٹلی وادوں نے ترکوں سے دھار کہاںی جو آغاز معرکہ سے لیکر شدید ترین تہی۔ اور چہار خیال ہے کہ روم کی سلطنت اس سے بدحواس ہو گئی ہوگی اٹلی وادوں کے نقصانات کی صحیح تعداد نہیں بتائی گئی۔ مگر یہ بات

یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ ترکوں اور عربوں نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا۔

خود اٹلی کا اخبار کوریادی طالیہ لکھتا ہے۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ بنی غازی کے معرکہ میں ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ روز آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیے کیونکہ فتوحات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہیں۔

اخبار جنرل دی طالیہ لکھتا ہے۔ اطالین فوج بڑی شکل میں آچھنی ہے ایک طرف مندر ہے۔ دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے۔ اطالین قوم کو معام ہونا چاہیے۔ کہ اطالین خون آجکل بڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے۔

اطالین نسل کا فساد خون۔ آجکل نہ صرف گورنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سونے خام میں مبتلا ہو گئی ہے۔ بلکہ اٹلی کے ہر فرد کے سر پر غواہ دنیا کے کسی حصے میں ہو جائے جہالت کا جوت سوار ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالین نسل ہی کا خون فساد ہو گیا ہے۔

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اطالین نے محکمہ ریوے سے بھرتہ کرنے کا آلہ کر ایہ پر لیا کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت میں چارہ جوئی کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریوے کو دلایا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اطالین محبندی لاکر اس آلہ پر گڑوی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو چھینا گورنٹ اٹلی کی ہنگ بھجا جاسکا۔ سپاہیوں نے کچھ پروا نہ کی۔ جھنڈی اکھاڑ پھینکی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اطالین حکمدار نے اس شخص کی حماقت پر غضبناک ہو کر تنبیہ کی کہ خبہ آریا کر دے گا تو سزا پاؤ گے۔

الموئد کا خاص تار۔ مقام بک اونٹلی ۳۰۔ اکتوبر صبح کے ۸ بجے مصر پر ہوا۔ الموئد مصر۔ کل کی خبروں کی تائید آج اس خبر کو ہوتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خونخوار و خوار جنگ کے بعد جو ہر طرح اس بغاوت کا فائدہ کر دینے والی تھی پھر واپس کر دیا گیا اس وجہ سے ناک معرکہ میں چار پانچ ہزار سو اطالین مقتول ہو چکا ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولوں اور انسانی اعضا سے بھرے پڑے ہیں جب انادالی کو اپنے تیرے تک بھی پہنچنا ہو سکا۔ تو مجبوراً امن کا جھنڈا آہٹ کر اس کے خوابان ہوئے۔ اور بلا کسی شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دیا قیدیوں کا عدد ۹۰۰۰ ہے۔ غنیمت میں ۱۰۰ کو ہی نوچیں اور

۱۰۰۰ سٹرا لیون نوچیں اور ۵۰۰ بارود کے صندوق اور ۳۰۰۰۰ بندوق ترکی اور عرب بہادروں کے؟ تختہ امین اب تک یہ تحقیق نہیں کہ اطالین میں سالار میدان جنگ مارا گیا یا قیدیوں میں موجود ہے اب یقین ہو گیا کہ دشمنوں کی بخوبی بہادری ہوگی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اہل طالیہ نے فوج سعید سیدی مصری کی کمک کے لئے قوجانہ اور پیدل فوج کے لوگ بچھے ہیں۔ اور کچھ روشنیوں کے گولے بھی دان پونچھے جن کے ذریعہ غنیمت کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیمت نے کل یہ پھر کچھ کر دیا۔

ترپولی میں موسلا دار مینہ برس رہا ہے۔ نامہ نگار مقطم آستانہ سے اپنے اخبار کو لکھتا ہے کہ امیر محمد پاشا حسنی جزائری خلف امیر عبدالقادر مرحوم الجزائر میں باوجود کہی سلطان العظم سے درخواست کی ہے کہ مجھے طرابلس الغرب جائے اور اطالوی فوجوں سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا اپ ذراں صبی سلطنت کے ساتھ میں برس برابر لڑا ہے میں انشاء اللہ تھامے اٹلی سے بیس سال برابر لڑائی جاری رکھ سکونگا اور ایک آدمی اب عالی سے ملک کے لئے نہیں مانگوں گا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قابل جن کی ابھی ازلیقہ میں کچھ کمی نہیں ہے اسی سالہ جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہوگی۔

البلاغ مطبوعہ ۳ ذیقعدہ میں لکھا ہے کہ اطالین پر سالار نے دو جنگی کشتیاں درہ کی طرف روانہ کیں اور دو ذوق کشتیوں کا دو اور اطالین کشتیوں کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ جو اس سے پہلے اطالین تیرو میں سے اس مقام پر بھیجی گئی تھیں اور چاروں کشتیاں غرق ہو گئیں۔

اخبار المونید کا دیکل اسکندریہ تار دیتا ہے کہ یہاں ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اطالین کو پہلے آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری باسینی نامی نے جو یہاں کے قبیلاہ الحواہی کا سردار ہے۔ مقام نبروک میں طالیوں کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ ہم آپ لوگوں کی آمد سے بچے خوش ہوئے ہیں اس چالوسی پر اطالوی دھوکہ کھا گئے۔ اور جنگی جہازوں سے اتر کر ساحل پر قدم رکھے یہاں کے عربوں نے سرسبز و شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہیں صحرا تک پہنچا یہاں پہلے ہی سے شخص صاحب قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشہ البری ہے۔ مقامات دفنہ اور عین خروالہ میں ناک لگایا ہوا تھا جب اطالین دونوں مقامات کے یخون بیچ آگئے تو عرب اپنے آپ کو کمین گاہوں سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کرنے لگے جس سے بہت کم اطالین بھاگ کر بیرے میں اپنی جان بچا کر لائے شاید یہ عرب دہری ہوں جنکو دیکھ کر اطالوی خوش ہو کر لکھ مارے تھے کہ انہوں

نے ترکان کے علم سے ناک لگائی تھی تو یہی کہانی ہے

## طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو ملتا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور یونانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الہی ہے۔ لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یونانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جاسکتا ہے۔ علاج اس کا تو علاج بغیر حکم الہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الہی ثابت ہے تو عذاب الہی کا دفع کرنا دوائے کیونکر مستحسن کہا جاسکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الہی سے عذاب کا دور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وجود حرام کاری۔ زنا کاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہل اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو منع نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جبکہ نفع دہندہ مثل ذات الہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس قسم کا علاج کفر اور شرک ہوتا ہے۔ جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دیکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الہی کے دل نہ جائے تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اللہ سے دعا کرنا چاہیے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشنے جس کو دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت مل گئی۔ موت تو بجز ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آسکتی۔ جب آئے گی ہرگز نہ مل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹال دینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کس کا ہر چند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے تو بکرنا چاہیے وہ رحیم و کریم ہے اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دی جاسکتی ہے اور قہر سے اس کی رحمت کئی حصے زیادہ ہے۔ مگر اس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت

مسلمان کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہو غیر مسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ نافرمانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کئی ہے جن کفار شیاطین کی پابندی کر کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے۔ جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شیاطین وغیرہ سے ڈا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الہی اس کو شیاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھتا اور اس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو توبہ لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ انہما طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے ان کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن ان کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون کو محفوظ رہتے ہیں۔ تو یہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے۔ جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں ان کو احکام خدا اور رسول کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے ان کی مجبوری تصور کر لی جائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزائیں ہاتھ کاٹ دینا زنا کاری وغیرہ کی سزائیں جان سے مار ڈالنا اور نہیں رکھا ہے ان کی تعمیل مجبوری لئے ہوئے ہے اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے انکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں

حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا مناسبت ہے حکام جاری کر دیتی ہیں اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضعیف کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتیں گی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا حکم کھلا اسباب کا ثبوت ہے کہ ان میں زنا کاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور ایمین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے جوقھٹا چاہیے اور ان کو حکم خدا اور رسول صلعم کے موافق اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیے +

(اگرہ اخبار)

## دربار دہلی میں آریہ سماج

نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جائے اور ممبران آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور پھرنے کا آرام ملے + زمین خریدنے پر بھی دربار کیٹی نے آریہ سماج کیپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتلائی گئی ہیں کہ وہاں حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی مذہبی سمجھا پنجاہ کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵-۲۶ مارچ کو بمقام آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وچار کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیے +

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہو ہے لیکن بقول ہمت مردان مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ یقین دلایا جاوے کہ دربار کیپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے مشن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا ۲۵-نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار آجکل دن بدن بروز بڑھ رہی ہے +

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت حاصل کی ہے اس کے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ ایسا کیپ بنانے کی اجازت دے +

# سیرت سید محمد عود

شیخ تیمور ایمان صاحب کے فاضل لیکچر سے اقتباس

آپ قبل الی اللہ! ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آئے ہیں تو ایک شخص ہمیں گاڑی میں ملا۔ پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اس کے متعلق گفتگو کی مگر بعد میں وہ ہم میں سے ایک کا دانت کھل آیا اس نے بیان کیا کہ میں ان قدیم آیات میں مرزا صاحب کو ملا ہوں اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چھ دن شہر آیا اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی خوراک چند لقمے روٹی کی ہوتی تھی اور آپ سارا دن تصنیف میں لگے رہتے تھے۔ روٹی لانے والی عورت آتی تھی آپ دروازہ کھول دیتے اور وہ روٹی رکھ کر چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ ہی نہیں تو ان کے عجیب طرز پر ان کو کوسی ہوتی باہر نکل جاتی مگر آپ کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کون بول رہا ہے پھر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی وہ حالت تھی کہ اگر خدا ان سے بھی نہ بولتا تو ہم سمجھتے خدا ہے ہی نہیں اس محنت سے بولنے والے کے لئے اگر اس نے توبہ نہیں کی تو کس کے لئے کرنا۔ اور عام لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ عمر بھر میں ایک دفعہ ہی خدا کو توجہ سے نہیں بلاتے پھر خدا ان سے کیوں بولے گا۔

اس زمانے کی حالت پر محمد حسین ثاوی کی شہادت بھی موجود ہے جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اثبات عدالت میں لکھی۔

نور الدین سا انسان اب مولوی لوگوں نے ان اسماء سارا قرآن شریف انہیں باتوں کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص سے بصیرت ان باتوں کا دعویٰ کرنے والا نہ ہو لوگ کب جان سکتے ہیں اور پھر جب تک وہ عظیم الشان شہادت کی پیشگوئیوں سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سب باتیں خیالی نظر آتی ہیں مرزا صاحب نے خود مشاہدہ کے مہین گواہی دی کہ خدا ہے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کر کے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تھا۔ اس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کر لیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے تھے۔ لیس یکن الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین منفکین حتی تا یتم الہیۃ رسول من اللہ یتلو احصاء مطہرا۔ واقعی ان عقیدوں کے مل کرنے کے لئے ایک رسول کی ضرورت

تھی۔ پھر اس نے ہمارے لئے راہ کھول دی کہ اگر باہین تو ہم بھی خدا کا ردنی ثبوت حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سے ایسے وجود پیدا کر دئے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی شاہد ہوں جیسا وہ خود تھا۔ ان میں ایک میرا شاہد ہی ہے حضرت مولوی نور الدین صاحب جس کی زندگی کے حالات کا میں خود ایک سال سے تجربہ کر رہا ہوں۔ میں نے اسے سچی کاپی اور بے تفسیر خادم پایا ہے دنیا کا سچا شہید خواہ اور ہمدرد محمد رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا دلدادہ خدا کا فریفتہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ کوئی اسلامی شعار نہیں کوئی اسلامی اقتدار نہیں جس کا عملی نمونہ نہیں دیکھا اور میں نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک فعل پر نظر کیا ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو میں نے اسے خدا کا ذکر معلوم کیا ہے۔ سکھ میں دکھ میں بیماری اور صحت میں میں نے اسے کبھی گہرا تے یا مایوس ہونے نہیں دیکھا میں نے اسے ایسی حالتوں میں بھی دیکھا ہے جہاں کے لئے دنیا سر ہو جاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے مگر اس کی ہی وصیت تھی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو اس دفعہ پوچھا ہے۔ تو اس دفعہ ہی کہا ہے۔ اے اپنی اولاد کا فکر نہ کر اور کنبہ کی پرورش کا غم نہ منظر آئے اللہ اور نا ہی غم النکر۔ میں وہی ایک شخص تجربہ میں آیا ہے۔ اور پھر ایسا بہادر کہ خدا کے لئے اپنی صحت کی بھی کبھی پروا نہ نہیں کرنا۔ پھر اس کے گھر کے اس کی بیوی بچوں کے دلی خیالات معلوم کئے ہیں تو سب کے دل میں اس کی بڑی وقعت نظر آتی اور سب اس کی نیکی اور محبت اسلام کے مقرر ہیں۔ یہ بھی میرے لئے مرزا صاحب کی سچی ایک بڑی دلیل ہے اور میں اپنے لئے خود ہی دلیل ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے بڑی تفتیش اور غور اور سچائی کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے۔

آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جہاتوں کے ساتھ ہی متعلق نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ہر انسان کی ذات کے لئے ہی آپ کے دل میں جوش تھا۔ مدرسہ کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر ہی آپ کا وہ جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے ہی نصیب ہوتا ہو گا۔ آپ بار بار اضطراب سے پر تے اور دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے۔ اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی نگرانی تھی جیسے کسی اپنے بچے کی صحت پر۔ ہمارے دوست اس بات کے تجربہ کار ہیں۔

## دوستوں سے سلوک

دوستوں کے ساتھ آپ کا جو تعلق تھا۔ وہ بہت ہمدردانہ تھا۔ مولوی عبدالمعین صاحب کی بیماری میں ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے جان مال وقت کسی چیز کی پروا نہیں کی اور اس قدر اضطراب سے دعائیں مانگیں کہ شاید کسی نے کم مانگی ہوگی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہمارا دوست شراب پی کر کہیں مالی میں گرا ہوا ہو یا مل جائے۔ تو ہم اس کو اٹھالیں اور گھر لاکر اس کو رکھیں۔ مولوی محمد حسین ثاوی کا جب کبھی ذکر آتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قدیم تعلق کی وجہ سے رقت آ جاتی تھی ایک بار مولوی نور الدین صاحب قادیان میں جب نئے نئے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورت پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپے مانگے اور پھر چند روز بعد جب آپ کے پاس روپہ آگیا تو وہ اس کو دیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپہ واپس کر دیا۔ لکھا کہ میں سا جو کار نہیں ہوں جو اوپر روپے قرض دوں میں یہ سمجھا ہوا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے آپ اپنے خاص دوستوں کو ہمیشہ اپنے گھر کے اندر رکھتے تھے اور اپنے لنگر سے کہا نا کھانے کی تاکید کرتے تھے۔ مگر آپ کی ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تھی اور وہ قضاء الہی ہے۔

## خادموں سے سلوک

جس میں بڑوں بڑوں کی آزمائش ہو جاتی ہے آپ کے قدیم ملازم حامد علی جس کو اب ہماری ساری جماعت کے بااخلاق لوگ خوش نہیں رکھ سکتے اس کا بیان ہے کہ جب کوئی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جبر کیا اور حالانکہ میں کام میں بہت مست ہی تھا اور اکثر دیر ہی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے۔ تو مجھ ہی ساتھ لے جانے حالانکہ کوئی صاحب شکایت بھی کرتا کہ یہ مست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو مد علی کو ہی لے جائیں گے آپ باہین تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لین بعد میں اس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ رہا ہے۔ شاید ان کو کوئی نہ ہو گا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقرر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپ کے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکھتا ہے۔ اور اب اس کو دنیا میں کوئی اور انسان پسند ہی نہیں آتا۔

## دشمنوں سے سلوک

آپ کی بڑی مخالفت کرتے تھے۔ ان سے ہی آپ ایسا سلوک کرتے تھے کہ گویا دوپختے دوست ہونے میں قادیان کے تو یہ پیش آپ کی برائی کی تدابیر سے بچتے رہتے تھے اور ذرا ذرا باتوں

میں آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک انبار شمع چلتا ہی نکلتا تھا جس نے ٹیکہ اٹھا کر کہا تھا کہ ہر قسم کی تہمت اور ذمہ کو آپ کی ذات پر لگا کر شعلہ کرتے اور یہ لوگ مالی اور جانی نقصان کے جی درپے رہتے تھے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کسی کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کو سفارش سے ہر طرح سے مدد دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور نیکی کے قائل ہیں ہماری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے اردین کا انہوں نے حضرت صاحب کے فرمانے پر ہفت ظلم کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے جس کا نام بڑا مل ہے انکم ٹیکس کے لئے غریبی کی جب تحصیلدار تحقیقات کے لئے آیا اور بڑا مل ہی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو اپنے اس تحصیلدار کے سامنے بڑا مل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڑا مل تم بچپن سے ہمیں جانتے ہو ہم نے کبھی ہمیں سے لے کر اب تک تمہارے ساتھ کوئی برائی کی ہے اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا مگر تم ایسے ہو کہ تم کوئی موقع میری برائی کرنے کا خالی نہیں جانتے دیتے۔ شرمندہ ہو کر اس نے سر نہچے کر لیا۔ مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپ کو ایذا دیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے آپ کے مکان کے دروازہ کے آگے دیوار سے دی اور رات بھر گویا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا اور خرچہ کی وگرنہ نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منبت کی کہ ہم اور ہمیں کر سکتے اپنے معاف کر دیا۔

ایک بار ملا محمد بخش جعفری جو ایسا گندہ مخالفت تھا مجھے ملا اور پیسے پر چہا۔ سناؤ جی آجکل کیا کام کرتے ہو کہنے لگا ہم تو غلطی پر رہے ہم غلام خواہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب ہمیں سہارا آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے دھمیلے کے آدمی تھے اور ہم اس کو سخت سے سخت لکھتے تھے تو مگر اس نے کبھی ناش کرنے کا نام ہی نہیں لیا تھا مگر اب دراصل بات کسی آریہ کے خلاف کہیں قتلہ کرنے کی دیکھ دیتے ہیں ان دنوں اس کو ہنر انداز کے مستحق ڈپٹی کشنری طرف سے تنبیہ ہوئی تھی۔

دشمنوں کے ساتھ ایسا نیک سلوک کرنے کے ساتھ آپ غیرت بی بڑی رکھتے تھے ایک دفعہ آپ لاہور میں کسی مسجد میں بیٹھے تھے کہ لیکچرار آیا اور اس نے سلام کیا اپنے منہ پر لیا اس نے سمجھا کہ وہیچا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پہنچے ہاں کہ مرزا صاحب سلام کسی شخص نے کہا کہ حضور لیکچرار سلام بتا رہے ہیں آپ اس کی طرف منہ نہ کیا اور منہ نہ کیا بڑا جیسا ہے ہمارے آقا کو تو گالیان دینا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہو

آپ اپنے دشمنوں کو ہنر سے حل نہیں کرتے بنے خواہ وہ کریں۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے وکیل نے اس کی ماں کی نسبت پر چسپا جا کر وہ کوئی نہ تو اپنے روک دیا کہ ایسا سوال کرنے کی ہم اجازت نہیں دیتے دشمنی میں ہی آپ حیا اور شرم کو مد نظر رکھتے تھے۔

**آپ کی استقامت** آپ کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہیں ہٹے تھے مجلس میں ہر کتاب میں اس کا ذکر ضرور کر دیتے تھے اور آخر دنیا کو منوا کر چھوڑا یہ چاقی کا بڑا ثبوت ہے وہی الہام میں کے متعلق پرانی تحریروں میں انہی ہوتی کے ساتھ بحث کی ہے اسی الہام کو مرتے دم تک قائم رکھا اور دلائل کو بھی نہیں بدلا اور انہی ہوتی کہ یہ حال ہے کہ اس وقت برہمنوں کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ خدا پرستیں کرتا رہا تھا اور پیچھے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اتنی بار دہراتے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا ثبوت ہے کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ہمیں میں خود مانا تھا صرف اسی کو ساری عمر دنیا میں اعلان کرتے چلے گئے دزد لوگ کئی کئی خیالات برتتے ہیں اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہیں آیا جب آپ اس کلمہ کے پہنچانے میں متزلزل ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک بات کو بار بار کتاب میں دہراتے تھے یہ سچ ہے اور یہ امر بات کا ثبوت ہے کہ آپ جو بات بیان کرتے تھے وہ سہائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہیں گھبراتے تھے اور لوگوں کی مخالفت سے اس عقیدہ سے متزلزل نہیں ہوتے تھے۔

**آپ کی شجاعت** جو لوگ آپ کو زندگلی پر غور کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے زمانے بھر کی مخالفت کی پرواہ نہیں کی جب کبھی آپ پر کوئی مصیبت آتی تھی تو آپ کے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تھی اور بڑی خوشی سے باتیں کرنے لگ جاتے تھے اور چہرہ پر شام نظر آتا تھا اور سب تفکرات دور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح مگر کس کہ مرزا صاحب اللہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گورداسپور کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے وکلاء گھبرا جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو قتل دیتے تھے۔

**آپ کا عفو** آپ کا عفو اس قدر شہرہ تھا کہ جب کسی کسی نے غلطی ہو جاتی تھی تو پیشتر اس کے کہ اس کے بالا افسروں تک خبر پہنچنے وہ حضرت مرزا صاحب تک پہنچانے

کی کوشش کرتے تھے تاکہ آپ کے فرمانے سے سزا سے بچ جائیں بلکہ خطائیں معاف کر دے گا یہ ذریعہ سمجھا ہوا تھا۔

**آپ کی سخاوت** سائل کو آپ نے مقدمہ رو بہ بین کرتے ہوئے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی نہ نہیں کرتے تھے مگر یہ سخاوت بڑی چابخ پرتال اور موقعا در محل پر ہوتی تھی اور اکثر نایف قلوب کے لئے کی جاتی تھی۔ مانگنے والے عرب اور دیسی اکثر آجاتے تو آپ ہمیشہ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تھے ایک دفعہ ملی کا واقع ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر کھنڈرات کی طرف چلے تو کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستے میں آتے گد اگر ہوتے ہیں کہ گزرنا مشکل تھا ہے آپ نے فرمایا آج ہم چلتے ہیں ہم سب کو دین گے جب گزرے تو کسی ایک ہی آپ سے کچھ نہ مانگا۔

**آپ کی اولاد کی تربیت** اپنی اولاد کے ساتھ آپ نے وہ سلوک کیا کہ کسی کو ہم نے کرتے نہیں دیکھا۔ آپ کبھی کسی خوشی پر جھڑکتے نہیں تھے اور کس قدر ضروری شاعی کام میں مصروف ہوں بچوں کی ماحول کو تو ہا کر دیتے تھے۔ اور آٹ تک نہیں کہتے تھے۔ آپ چھوٹے بچوں کو مارنا یا نکل پند نہیں کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی عوق ریزی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپ کے مانگنے پر بل بھی نہیں آتا تھا۔ دروازہ بند کر کے اندر لکھ رہے ہوں تو بیٹی بارہ دروازہ کھٹکھٹائے اتنی بار کھٹکھٹائے اور پر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پھر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو کہنے کہ تو بار بار کیوں تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچہ نے آپ کی صیب میں چھڑا دیئے اور جب آپ سوئے تو معلوم ہوا کہ کچھ چھتا ہے۔ ساری رات تکلیف اٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جب میں چھڑا دے میں اپنے ذریعہ کا لکھ نہیں یا اس نے زبردستی سے کہ میں پھر لے لوں گا غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پر راہ کا نمونہ تھے اور آپ کی اولاد کو اسی دیکھتی ہے کہ اب وہ اپنے باپ کی محبت سے یاد کرتے ہیں۔ مگر خدا کا معاملہ جب آجاتا تھا تو

**خدا کیلئے کیسے غیور تھے** پھر بچوں کی کوئی حقیقت آپ کے سامنے نہ رہتی تھی چنانچہ سب سے بڑے لڑکے کو بالکل الگ کر دیا اور باوجود اس کی درخواست کے ملنے تک کی اجازت نہیں دی۔ ایک دفعہ مرحوم میان مبارک احمد نے جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ قرآن شریف کو اپنے پھینک دیا یا شاید اپنے پاؤں رکھ دیا تو آپ کے چہرہ سرخ ہو گیا اور ایسے زور سے اٹھ کر ایک طمانچہ مارا کہ انہیں کون نشان اس کے چہرہ پر پڑ گئے اور فرمایا کہ اسکو میری آنکھوں کے آگے سے ہٹا۔ اب ہی قرآن شریف کی سب ادبی کر کے لگا ہے تو پھر کیا ہو گا فقط

# منشی برکت علی صاحب سبکی ندری انجمن

## شملہ کے مختصر حالات زندگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَحْمَدٌ نَصْرُہٗ

مین بستی ضلع جالندھر کا رہنے والا ہوں۔ بزرگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مین ۱۲۸۷ھ میں پیدا ہوا تھا اور قریباً ڈھائی سال کا تھا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ چھ سات سال کی عمر میں والدہ ماجدہ نے ایک مکان کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھایا مگر اکثر کبیل و کود میں مصروف رہتا تھا اور والدہ پیار کے باعث کچھ دباؤ نہیں ڈالتی تھیں ایک دن اسی طرح لڑکوں کے ساتھ کبیل رہا تھا کہ مولوی عمر الدین صاحب ساکن صیرج جو وہاں کے مدرس تھے اور میرے قریبی رشتہ دار مین اللہ کی اجازت سے مجھ کو ساتھ لے گئے اور مدرسہ میں داخل کر لیا چنانچہ مین نے اپر پرائیوی وہاں پاس کی۔ ۱۸۸۷ھ میں گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر میں داخل ہوا اور ۱۸۹۵ھ میں وہاں انگریزی مڈل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین تھا چنانچہ مڈل اور انٹرنس میں وظیفہ حاصل کیا۔ مگر ۱۹ سال سے تجاوز ہو جانے کے باعث انٹرنس میں وظیفہ نہ ملا اسوقت تک تو عادات کچھ اچھی رہیں مگر اس کے بعد طبیعت میں آوارگی پیدا ہو گئی۔ پورے دو سال کے عرصہ میں جوائنٹس میں رہا۔ تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی ناولین پڑھتا رہا اور آوارگی میں وقت ضائع کرتا رہا دل میں جانتا تھا کہ ہرگز استقامت میں کامیاب نہیں ہو سکا اسلئے پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیز فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ میگزین فیروز پور میں ہیڈ کلرک تھے مین شملہ میں آیا اور دفتر آب و ہوا میں مبلغ چپیس روپے ماہوار شاہرہ پڑم ہو گیا اس کے بعد منٹری کٹر صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں تبدیلی ہو گئی چنانچہ اب تک اسی دفتر میں ہوں اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ماضی چوبیس ماہہ آخر خواہ پانچ ماہوں اور علاوہ ان میں موسم سرما کے پانچ ماہ میں مبلغ صد روپے بھرتہ پاتا ہوں۔

شملہ میں اکیلا تھا اور کوئی رشتہ دار نگران حال نہیں تھا جس کا خوف ہوتا اس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زمانہ آوارگی کے حالات قابل شرم ہیں اور ان کا بیان کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا مگر طبیعت میں رشد کا مادہ تھا اس لئے دوستوں سے اکثر شرم

میاں ہی بعض اوقات دین کی طرف بھی توجہ ہو جاتی تھی اور غار پڑھ لیتا تھا مگر اس کے معانی اور مطلب۔۔۔ رہتا تھا ایک دفعہ میرے روم۔۔۔ بعض مضامین مطالعہ کئے اور ان کے پارہ اول کی۔۔۔ ہی پڑھی اس سے کچھ منفیت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل میں کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسول کی عظمت جاگزیں ہوئی۔ اسی کشمکش میں میری دوسری شادی ہوئی پہلی بوی فوت ہو چکی تھی جہاں تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد

صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۶ھ میں ۱۲۸۷ھ کان مین پڑی اس کے اگلے سال مجھ ان کے پیچھے مریدین کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا چنانچہ اکثر ان سے بحث سماعت رہتا مگر زیادہ تر گفتگو حیات و وفات مسیح کے متعلق ہوتی تھی۔ میرے طرے از غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ نہایت مستحکم دلائل پیش کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات احمدی دوست گہرا جاتے تو مگر مجھے دل میں تسلی نہیں تھی اس لئے ایک دست مسمی شیخ امیر الدین صاحب اسسٹنٹ دفتر اگزیسیوٹری در کس کے ساتھ مل کر قرآن شریف با سمنے پڑھنا شروع کیا جہاں تک غور کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرے اشارہ ملتا تھا انہیں آیام میں پیر میر علی شاہ صاحب یان کے کسی مرید کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں حوالجات کتب سے کرکھا تھا کہ مرزا صاحب فلان فلان (غالباً چوبیس) اعتقادات ایسے رکھتے ہیں جو تعلیم اسلام کے خلاف ہیں اور صریح کفر میں انہیں سے بعض تو غالباً صحیح تھے مگر اصل کتابیں دیکھیں تو اکثر ان میں جو غلط نکلے ایسے چند درمیانی الفاظ نقل کر کے مصنف کے غلط کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے ارادتاں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مین نے محسوس کیا کہ اس جماعت میں ہمیشہ دین و مذہب کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور اس میں اس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہو اور باہمی الفت ہو مین نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرورت پر ہے اور اشاعت اسلام کی مد میں ایک روپیہ ماہوار چندہ دینے لگا گیا انہیں آیام مین ۱۲۹۰ھ کی مردم شماری آگئی۔ چون کہ مین حضرت امام علیہ السلام کا اثنہار دیکھ چکا تھا کہ جو شخص مجھ سے حسن ظن رکھتا ہو گو وہ باقاعدہ طور پر میری جماعت میں اور بیعت میں داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کو احمدی نہ کہتا تھا۔ مین نے مردم شماری کے کاغذات میں اپنے اپنے ایک دہن میں ایک دفعہ مین نے خواب میں دیکھا کہ

اپنے اپنے آپ کو احمدی کہہ ادا کیا۔

حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ائمہ کے ذریعے مین میرے ساتھ والے مکان میں تشریف رکھتے تھے مین مجھ سے ملنے کے لئے کہ برکت علی تم ہمارے پاس کیوں نہیں آتے مین نے عرض کی کہ بھائی صاحب! چنانچہ تھوڑے دنوں میں مین نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اسوقت تک مین نے حضرت صاحب کی شکل مبارک نہیں دیکھی تھی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی خواب میں مجھے ایسے شخص کی شکل دکھائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تھا یعنی مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ مرزا صاحب ہیں کچھ عرصہ کے بعد جب حضور کی زیارت کا موقع ملا۔ تو مین نے دیکھا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار کی عکس تھی غلام محمد الدین صاحب سے بہت مشابہ تھی چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمر الدین صاحب نے ہی مجھ سے پوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میان جی سے بہت ملتی تھی اور اس طرح گویا میری تصدیق ہو گئی۔ عموماً وہ خوابات جو کسی بیماری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں وہ بہم سے ہوتے ہیں اور یا وہ نہیں رہتے بہر حال میرا یہی تجربہ ہے حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ جوں پر نقش ہو جانے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے۔ مثلاً ان کے ایک خواب جو مجھ کو اب یاد ہے یہ ہے کہ ایک منبر مین نے حضرت صاحب کو ایک جگہ پر کہا جو غالباً قادیان ہی تھی مگر وہاں ایک عظیم الشان قلعہ تھا۔ جو حضرت صاحب کا بیٹا مکان تھا۔ آپ شاہانہ ایک نفیس گہڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہو کر کہیں جا رہے تھے ایک جانب جہانن کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان میں دینی شغل میں مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونوں حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو مین نے انکو کہا کہ اب عہدہ موقع ہے بیعت کر لو۔ انہوں نے دو الفاظ میں جواب دیا۔ ہرگز نہیں یہ الفاظ مجھے اب تک بخوبی یاد ہیں اس خواب کی تعبیر خواہ کچھ بھی ہو مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکھتے ہیں۔ مگر ابھی تک انہیں کچھ اثر نہیں ہوا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی کہ میرے تھوڑے عرصہ بعد شیخ امیر الدین صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ مین نے مولوی عمر الدین صاحب کو اخبار انکم بھیجنا شروع کر دیا۔ اور عزیز فرزند علی کو لکھا کہ ریویو آف ریجنر منگوا یا کر۔ علاوہ

اس کے بعض موقوف پرزبانی بحث مباحثہ ہی رہا۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کہانے کے بعد سلسلہ کھام شروع ہوا اور اسی میں صبح ہوئی۔ مولوی صاحب نے توجہ دی حق کو پایا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طویل طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمد للہ کہ آخر اس کو بھی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروز پور میں لکچر دیا۔ یقین ہو گیا کہ حضرت صاحب کا جو حق پر مبنی تھا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کہلی۔

مولوی عمر الدین صاحب نے موضع صریح میں ایک جماعت ہم پیمالی ہے اور عزیزی فرزند علی ہی بڑے جوش اور صدق و سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں چنانچہ جبکہ وہ بیعت میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے چند ایک نئے نمونہ بھی پیدا کر لئے ہیں ہم تمہیں بفضلہ قائل اپنی اپنی جگہ کو لکھنؤ میں سکڑی کا کام انجام دے رہے ہیں میرے ایک لنگوٹے دوست فشی عبدالرشید صاحب ملازم ریلوے بورڈ میں وہ بھی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں میری والدہ ماجدہ اور گھر سے بڑی بیعت میں ہی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ چند خوش واقارب اور گھر سے دوست جن سے مجھ خاص طور پر تعلق تھا۔ ان کے سب سے ایک کے بعد سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

جس وقت میں بیعت میں داخل ہوا اس وقت صرف چند اجاب تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ یعنی اس کو اپنے ہاتھ میں لیا بعد ازاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کا میں ہی سکڑی قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جو حق کے خاصی ترنی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ لکھ (تین سو روپیہ) سالانہ ہو جاتا ہے۔

لکھنؤ کے آخرین لوکل آریہ سراج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائی ہوئیں جن میں سے میں نے گوشت خوردی اور تناسخ کو خاص طور پر اپنے ذمہ لیا اول الذکر کو میں نے رسالہ کی شکل میں چھپو ادیا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بھی شائع کر ادیا جائے۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر حقیقت معجزہ۔ موت اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی میں لکھ دیئے کا موقع ملا جو سب اخبارات میں چھپ چکے ہیں بعض مضامین مثلاً مرقہ زینبات۔ ضرورت امام۔ ہم کو کون ترنی کہہ سکتے ہیں۔ کیا اسلام تبلیغ سے پھیلایا تو اس سے وغیرہ وغیرہ پڑے ہوئے ہیں ارادہ ہے کہ انہو رسائل

کی شکل میں چھپو ادیا جاوے۔ واللہ التوفیق۔

میری زندگی میں دو اور واقعے بھی قابلِ مہین اول تو یہ کہ میں ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا تھا کہ ہمارے دفتر میں ایک کتب قائم ہوا اس کے ممبروں کو آکھ آنے چندہ پورا دینا پڑتا تھا۔ جو انواع و اقسام کی لاٹری میں لگایا جاتا تھا۔ میں ہی اس کتب کا ممبر ہو گیا اور بیعت کر چکنے کے بعد ہی میں شامل رہا اور اس بات کا کہی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جو ہے اور ناجائز ہے۔ مسئلہ ۶ میں ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جو ہے۔ حضرت صاحب کے فتوے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہیں۔ اس وقت تشویش تو ہوئی اور دل سے کہا کہ سارا راہ مولیٰ دے دو مگر حوصلہ نہ پڑا۔ اور گودل جانتا تھا کہ یہ روپیہ اچھا نہیں مگر خواہش دامن گیر تھی کہ کسی طرح جائز ہو جائے تھوڑا سا روپیہ خیرات کے کاموں میں صرف کیا اور باقی رکھ چھوڑا اس روپیہ سے مجھے دو طرح کی تخفیف ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل میں گھٹکتا تھا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال میں لانا مناسب نہیں دوسرے یہ کہ خوش واقارب میں یہ بات شہو ہوگئی تو بعض حد کرنے لگ گئے اور بعض خوشیوں اور دوستوں نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا دو تو اس واسطے ناراض ہو گیا کہ دیا کیوں نہ۔ اور جس کو دیا اس سے اس طرح کنش پیدا ہوگئی کہ بعضوں سے مانگا تو انہوں نے دیا ہی نہ۔ اور بعد میں ملاقات کے ہی عاری ہو گئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد میں نے ڈاکخانہ میں جو سلسلہ میرہ گورنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا بیہ کر دیا۔ مگر بعد میں خیال ہوا کہ کہیں ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ۱۷ سال کی تھی بھلائی آئی فوت ہوگئی یہی میری ایک لڑکی تھی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہیں تھی چون کہ اس سے محبت زیادہ تھی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہوا بلکہ اب تک بھی جب یاد آتی ہے تو دل گھل جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کی نظر سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب کی زبانی مفصل فکر کر کے لاٹری اور میرہ دونوں کا فیصلہ کر دیا جائے چنانچہ دارالامان جا کر خدمت عالی میں حاضر ہو کر تمام کیفیت سنادی۔ آپ نے فرمایا کہ لاٹری کا روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کاموں میں لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کاموں میں نہ کرو۔ البتہ اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا جاوے بدین

کہ اول تو اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ اور دوم اسام اس وقت ایک غریب اور اضطراری کی حالت میں ہے چنانچہ میں نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہ مولیٰ میں صرف کر دیا۔

میرہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میرہ گورنٹ کا میرہ جائز ہے اگر گورنٹ اہل سے زیادہ دے تو ہمیں اس کو عطیہ سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً گورنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد میں اس کے عوض میں پانچ ہزار روپیہ عینیت فرماوے تو ہم اس کو عطیہ تصور کریں گے اور خوشی سے لے لین گے اور یہی حال میرہ کا ہے۔ البتہ شخصی یا تنگ کے بیون کو میں درست نہیں سمجھتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی یہی اسی مرض سے اور دن کو اسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت اقدس کا وصال ہوا میری لڑکی ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کے پورے چھ ماہ بعد ۲۶ مئی ۱۹۷۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال آئی ہوا۔

یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ جو چند موقوف پر پبلک جیلوں میں حصر لیا پڑا جنہیں سے ذیل کے دو زیادہ اہم تھے۔

اول ۱۹۷۷ء میں تقسیم بنگال کے متعلق ہماری طرف سے ایک عام جلسہ کیا گیا جس میں سینے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پہلوؤں سے بتایا کہ گورنٹ کے اس فعل پر ہمیں ناراضگی کا کوئی حق نہیں چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدر اور سول لٹری گزٹ میں چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لندن میں حضور ملک معظم کی ناچ پوشی کے موقع پر عام سکھانوں کی طرف سے جامع مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تھی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم اور مکہ معظمہ کے حق میں نیک دعا کی جائے اور مبارکباد بھیجی جائے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اس قسم کے جلسے مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں۔ اس پر توفیق ایزدی سے ایک مختصر تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی رو سے وضع کیا کہ مسجد میں شاد و غم کے لئے دعا کرنا ناجائز نہیں اس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

یہ ہیں مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ انہیں مجاہد پند کے واسطے کوئی نامور واقعات نہیں مگر غور کن مانع رکھنے والے شامل اس سے فائدہ اٹھاویں۔ خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ

اس شخص نے غور سے میری زندگی گزرتا ہے۔

# اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر منداب میں کے قریب ہون گے۔ پورٹ سعید میں خدیو لارڈ کیمز صاحبزادہ سلطان روم اور حامد مصر نے آپ کے ملاقات کی۔ جلوس دہلی میں آپ گھوڑے پر سوار ہون گے۔ دربار دہلی کی طیاریاں بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔ ۳۰ میل میں ایک شہر لیام بن گیا ہے۔ کثرت باران کے سبب پچھلے دو دن ذرا تکلیف ہوئی۔ سر آغا خان دہلی ہندوستان پہنچ گئے۔ لندن سے ہند کو آتی ہوئی ڈاک ولایت ہند تک فرائض میں چلتی گاڑی میں سے کوئی گئی۔ مگر نقصان بہت نہیں ہوا۔ چین میں باغی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ خفقہ میں معذرت کرتے ہیں باغی ستنے نہیں وہ جمہوری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

ایک حیدر آباد دکن میں جاری ہے۔ راول پٹی میں اب بلیک کا زور کم ہے۔

ترکی ٹوپیان اب امرت سر میں بننے لگی ہیں۔ بہت عمدہ بات ہے۔ شاہ جہان پور میں ایک بوجھ کے ٹکے کی شادی پر طرین نے ایک لاکھ پانچ سو روپے کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا پڑ گیا۔ اونچے ہی نہ ہوا۔ مسلمانوں کا روپیہ آج کل اس طرح ضائع ہوتا ہے

روس نے ایران کے بعض صوبہات میں اپنی فوج روانہ کر دی ہے۔ جرمین پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق زوریوٹر ہفتہ بھر سے خاموش ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فوج پارہے ہیں۔ مصری اخباروں کے ذریعہ سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہے آستانہ کے تازہ ترین تار۔ ذیل میں وہ تازہ بارہ تاریخ میں جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہیں۔

اعلم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے رات کے طرابلس کا تار بدین مضمون موصول ہوا کہ ہم نے اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والوں کے پانچ ہزار سپاہی قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو ہم نے فتح کر لیا اور حسب ذیل مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اناج کی بوریان ۱۵۰۰ منترالیوز کی ساخت کی توپیں ۳۵۰ عدد چیلنے والی توپیں ۱۵۰ بندوقین ماسر کی قسم کی ۱۰۰۰۰ اطالین جھگاگ کر جہازات میں پناہ گزین ہو گیا۔ رومین اس اندوہ خیز خبر نے تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ ایسے گورنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ میں اس قضیاتی پر عام خوشیاں منائیں اور مبارکبادیں دی جا رہی ہیں۔

الموند کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ ۲۱۔ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ ہم نے ایک عزیز جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کر لیا ہے جس میں پانچ ہزار چار سو سالین قتل ہوئے جن کی لاشوں کے گلی کو چوں میں اخبار لگ گئے اطالین سپاہ کو ہم نے ہر طرف سے گھیر لیا جس نے مجبور ہو کر امن کا جھنڈا اٹھ کر کیا اور اپنے آپکو بغیر کسی شرط کے ہمارے حوالہ کر دیا۔ ہم نے سب کو قید کر لیا جس کی تعداد سات ہزار تھی ترکوں اور عربوں نے حسب ذیل مال غنیمت لوٹا۔ توپیں ۱۰۰ ذخائر کی پٹیاں ۱۵۰۰۔ بندوقین ۲۰۰۰۰۔ اطالین پلاٹے مفقودہ الخبر ہے۔ معلوم نہیں کہ قتل یا اسیروں میں سے ہے غرض اٹلی کی فوج بہت براحشر ہوا ہے اس خبر پر آستانہ میں بھی کے چراغ جلانے جاری ہیں۔

یکم ذہیر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والوں کے ہاتھ آگئے تھے ہماری فوج نے اسے فروغ کر لئے ہیں اطالین لوگوں میں بھاگا پڑ گئی اور وہ نہایت قلق و اضطراب کی حالت میں چھپتے پھرتے ہیں باہر نکلنے کی انہو جرات نہیں ہے اخبارات یقین دلاتے ہیں۔ کہ شہر بالکل فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی والوں کو اب سر اٹھانے کی تاب نہیں ہے۔

مصر کے عثمانی کشتہ کو ۳۱۔ اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری ترکی فوج اور عرب والی بیڑوں کی متفقہ طاقت نے ۲۶۔ اکتوبر کو دشمن کے مورچوں پر دھاوا کیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر عثمان سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دوا میں طرف کی فوج نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درہم برہم کر ڈالی اور اس کو پس پا کیا۔

۲۸۔ اکتوبر تک دو قلعے مسیحی اور اٹلی اطالین سپاہ ہاتھ میں تھے۔ لیکن اب قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ نکلے۔ ترکوں اور عربوں نے ان کا تعاقب کیا مفردین نے اپنی توپوں کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر ترکوں اور عربوں کی گولیوں کی بارش نے اطالین توپچیوں کا بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکوں کے ہاتھ آ گیا۔ اور اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا۔

پریسڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا کہ کہیں دن پشتر تک ترکی فوج ۱۱ قلعہ جات فتح کر چکی تھی۔ صرف دو قلعے اٹلی والوں کے ہاتھ میں تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی ہے کہ ترکوں شہاست نشان اور عربان بسالت توامان نے باقی قلعے بھی فتح کر لئے جنگ ابھی جاری ہے مگر عربوں اور ترکوں کا دلون پر سکڑ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا

لوہان گئے۔ آستانہ میں اس فتح عظیم پر لوگ چھوٹے نہیں سہا ۲۔ ذہیر کا تار منظر ہے کہ جہی غازی سے ہم نے اٹلی والوں کو مار مار کر نکال دیا ہے اور ان کا دور تک تعاقب کر کے ایک بڑی تعداد کو سمندر ڈبو دیا۔ ذہیر میں جنگ ہو رہی ہے ہماری فوج فتح پر فتح پارہی ہے دشمنوں کی ایک بڑی جماعت نے ہتھیار ڈال دئے جس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ۔ گورنر طرابلس نے اطلاع دی ہے کہ قبائل خوارج کو شیخ نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی زبان پر جو شیخ مذکور کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ شیخ سنوی نے اٹلی والوں کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس میں شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہیں۔ ہماری فوج کا ایک حصہ جس کی تعداد دس ہزار ہے میدان جنگ میں شریک ہونے کے روانہ ہو گیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان متیا ہونے کے بعد چند دنوں میں روانہ کی جاوے گی۔ ممبر موصوف جو شیخ کا پیغام لائے ہیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس جدید ساخت کے اسلحہ ہیں اور اناج کے ذخیرے اور مال نقد اس قدر موجود ہے کہ برسوں تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے۔

اٹلی کے مصائب۔ اٹلی کے شہر ترونیلیا میں ایک گندک کی کان میں آگ لگ گئی جس کے اندر بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ وہ مردہ لاشیں اور دس زخمی کال لئے تھے میں باقی لوگوں کے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے دم گھٹ کر مر جاتے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھٹا چھا رہی ہے۔ پچھلے سال سینا کے زلزلے نے لاکھوں جانیں لین اب کہیں مہینہ صفیا کر رہے کہیں کانوں میں آگ لگ رہی ہے۔ اور ہر طرابلس میں جدا ہنگامہ کارزار گرم ہے جہاں ہر روز ہزارہ اطالین لقمہ تیغ ہو رہے ہیں اگر اس آئندہ میں اٹنا کا آتش نشان اڑو گا اپنی قدیمی عادت کے موافق کر دے تو اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقتولین۔ عثمانی اخبارات نے ان شمارہ اعداد جو انکو معتبر ذرائع سے موصول ہوئے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اعلان جنگ کے لیکر ۲۳ تاریخ تک طرابلس پنجازی اور درہ کی نواح میں ترکوں نے آٹھ ہزار اطالین قتل کئے ۶۰۰ اسیر ہوئے ترکوں کا نقصان بہت کم ہوا۔ (میس)

نمک حلبہ ہمارے مفلس دوست منشی ہاشم علی صاحب گدازنگو ریاست پٹیالہ سے سکریٹری صاحب صدر انجن کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ جلد سالانہ پر جس قدر نمک خرچ ہو وہ

ایک سال سے دیکھتے آئے ہیں۔ انصاف سے ان کی درخواست کو منظور فرمائیے

